الفضل

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۸

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

دارالامان قادیان

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

یوم سہ شنبہ

جلد ۲۸	۲۲ ماہ اخاء ۱۳۱۹ ہش	۱۹ رمضان ۱۳۵۹ھ	۲۲ اکتوبر ۱۹۴۰ء	نمبر ۲۴۰

Bangalore Cantt

مسلمان اور ضلع کانگڑہ کے اچھوت

جماعت احمدیہ ایک عرصہ سے مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلا رہی ہے۔ کہ اچھوت اقوام کی طرف توجہ کی جائے۔ اور اپنے آپ کو اعلےٰ ذات کے ہندو کہلانے والوں کی دست درازیوں سے انہیں نجات دلا کر انسانیت کے حقوق کا مالک بنایا جائے۔ جس کے لئے وُہ بارہا نہایت ہی دردمندانہ طریق سے التجائیں کر چکے۔ اور کھلم کھلا کہہ چکے ہیں۔ کہ کوئی آئے۔ اور ان کے مصائب دُور کرنے کی سعی کرے۔ چونکہ اچھوت اقوام کے لوگ ایک لمبے عرصہ تک یہ تجربہ کر چکے ہیں۔ کہ نہ تو شدھی کے علمبردار آریہ صاحبان انہیں شدھ کرنے کے باوجود اپنے جیسا انسان سمجھتے۔ اور انسانوں جیسا سلوک کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور نہ عیسائی مشنری انہیں مجلسی اور معاشرتی حقوق دینے پر آمادہ۔ اس لئے وُہ ان کی طرف سے مایوس ہو چکے ہیں۔ اور اب ان کی نظریں مسلمانوں کی طرف اُٹھ رہی ہیں۔ چنانچہ ضلع کانگڑہ کے اچھوت بطور مثال پیش کئے جا سکتے ہیں۔ ظاہری اسباب اور ذرائع کے لحاظ سے آریہ اور عیسائی اتنے قوی ہیں۔ کہ مسلمان ان کا قطعاً مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور اس وقت تک انہوں نے اچھوت اقوام کو طلائی اور نقرئی زنجیروں سے ہی جکڑ کر اپنے قبضہ میں رکھا ہوا ہے۔ اور آئندہ کے لئے بھی وُہ یہی حربہ استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ اور کوشش کر رہے ہیں۔ کہ اچھوت اقوام کے سرکردہ لوگوں کے رستہ میں سیم و زر کی ایسی دیوار حائل کر دیں۔ کہ وُہ اسے پھاند کر گزرنے کے قابل نہ رہیں۔ لیکن حالات اور واقعات اور آریوں و عیسائیوں کے عملی سلوک نے اچھوت اقوام کو اتنا تجربہ کار بنا دیا ہے۔ کہ اب وُہ آسانی سے ان کے پھندے میں پھنسے نہیں رہ سکتے۔ وُہ سمجھتے ہیں۔ کہ مال و دولت کے ذریعہ ہمیں صرف بھیڑ بکریوں کی طرح خریدا جاتا ہے۔ اور ضرورت کے وقت قربانی کا بکرا بنا کر پیش کر دیا جاتا ہے۔ انسان سمجھنے اور انسانیت کا درجہ دینے کے لئے یہ لوگ قطعاً تیار نہیں ہیں۔ یہ بات اگر حاصل ہو سکتی ہے۔ تو صرف اسلام میں جہاں اونچ نیچ کا کوئی سوال نہیں۔ تمام انسان بحیثیت انسان مساوی ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اچھوت اقوام مسلمانوں کو اپنی امداد کے لئے بلا رہی اور اسلام قبول کرنے پر آمادگی کا اظہار کر رہی ہیں۔ لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے جس طرح پہلے غفلت اور لاپروائی سے کام لیا۔ اسی طرح اب بھی لے رہے ہیں اس سے ہماری مراد یہ نہیں۔ کہ اخباروں میں ڈھنڈورا پیٹا جائے۔ اور ایسا شور بپا کر دیا جائے۔ جس کا کوئی مفید نتیجہ تو نہ نکلے البتہ آریوں وغیرہ کو اچھوتوں کے رستہ میں طرح طرح کی مشکلات حائل کرنے کا موقع مل جائے۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ ضروری تجاویز پر غور و فکر کر کے ایسا لائحہ عمل مرتب کرنا چاہیئے جس کے ذریعہ اچھوت اقوام کے اچھوت پن کو دُور کیا جا سکے۔ اور انہیں اسلام کی برکات سے عملی طور پر حصہ پانے کے قابل بنایا جائے۔

اس وقت ضلع کانگڑہ کے لاکھوں اچھوتوں کے متعلق آریوں نے جو سرگرم جدوجہد شروع کر رکھی ہے۔ اور جس کا ذکر آریہ اخبارات میں کیا جا رہا ہے۔ اس میں ایک بات خاص طور پر قابل توجہ ہے۔ اور وُہ یہ کہ آریوں کو اچھوت اقوام میں اگر کامیابی حاصل کرنے والی جماعت نظر آ رہی ہے۔ تو وُہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کی تمام تبلیغی انجمنوں کو نظر انداز کر کے وہ بار بار جماعت احمدیہ کا ہی ذکر کر رہے ہیں۔ ”ملاپ“ کے لالہ خوشحال چند صاحب لکھتے ہیں:-

”پھر کوشش شروع ہوئی ہے۔ کہ ضلع کانگڑہ کے اچھوتوں کو غیر ہندو (مسلمان) بنایا جائے۔ اور اس دفعہ یہ کوشش مسلمان کارکنوں نے شروع کر رکھی ہے۔ یہ کوشش آج سے شروع نہیں ہوئی۔ بلکہ گزشتہ دس برسوں سے ہو رہی ہے۔ احمدی اصحاب وہاں ڈیرے ڈالنے کے لئے زمینیں خرید رہے ہیں“

اسی طرح اخبار ”پرتاپ“ لاہور (۱۳ر اکتوبر) میں ”کانگڑہ پرانت پر اسلامی حملہ“ اور ”سوامی وجے کمار جی کی تحقیقات کا نتیجہ“ کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے:-

”کلو تحصیل میں منالی کے مقام پر ایک تجربہ کار قادیانی مبلغ نے زمین خرید کر لی ہے۔ اور وہاں بھی اسلامی تبلیغ کا مرکز تیار ہو رہا ہے۔ گویا وادی کلو کی خالص ہندو آبادی پر ایک زبردست اور منظم حملہ کیا جائے گا“

ہم اس بارے میں کسی قسم کی تشریح یا تفصیل پیش کرنا مناسب نہیں سمجھتے۔ البتہ یہ کہہ دینا ضروری خیال کرتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ نے جس نقطۂ نگاہ سے حالات کا مطالعہ کیا ہے اور اس کے پیش نظر جو طریق کار ہے اس کے ساتھ اگر دوسرے مسلمان بھی تعاون کریں۔ تو نہایت شاندار کامیابی کی بہت جلد امید ہے۔ اسلام کی محبت رکھنے والے اور اچھوت اقوام کی مصیبتوں کو دور کرنے کے خواہشمند مسلمانوں کو سنجیدگی کے ساتھ اس بارے میں قدم اٹھانا چاہیئے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ اخاء ۱۳۱۹ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ گو پوری طرح صاف نہیں۔ احباب حضور کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد کی شکائت ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو آج پھر ضعف قلب کی تکلیف رہی۔ نیز کان کے درد میں زیادتی اور سر کے چکروں کی تکلیف ہے۔ حرم ثانی کی طبیعت آج نسبتاً اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

رمضان کے ان مبارک ایام میں قادیان کی مختلف مساجد میں مختلف اوقات میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے اجتماعی دعاؤں کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ بیرونی احباب کو بھی چاہیئے۔ کہ قبولیت دعا کے ان ایام میں خصوصاً حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے لئے دعائیں کریں۔

درخواست ہائے دعا

(۱) صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔ اے بنگالی مبلغ امریکہ تمام احباب سے ان مبارک ایام میں اپنی دینی و دنیاوی ترقیات اور امریکہ میں احمدیت کی ترقی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں (۲) مولوی احسان الحق صاحب ریٹائرڈ سررشتہ دار مونگھیر بعارضہ فالج شدید بیمار ہیں (۳) حافظ مبین الحق صاحب شمس قادیان بعارضہ چنبل اور ان کی بڑی لڑکی امۃ المجید بعارضہ ٹائیفائڈ اور منجھلی لڑکی امۃ السلام باری کے بخار سے بیمار ہیں۔ سب کے لئے دعا کیجائے۔

سالانہ جلسہ کے موقعہ پر زنانہ صنعتی نمائش

اس سال بھی حسب معمول سالانہ جلسہ کے موقعہ پر زنانہ صنعتی اشیاء کی نمائش ہوگی۔ احمدی خواتین کو چاہیئے۔ کہ عمدہ سے عمدہ اشیاء تیار کر کے یکم دسمبر تک بھیجدیں۔ نیز قادیان کے تمام محلوں کی سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اپنے اپنے محلہ میں اس کا اعلان کر دیا جائے۔ کہ یکم دسمبر تک اشیاء تیار ہو جانی چاہئیں۔ اس دن میں سیکرٹری صاحبات کی خدمت میں حاضر ہو کر اشیاء وصول کرونگی۔ خاکسار مسعودہ منتظمہ صنعتی نمائش

تحریک جدید سال ششم کی مالی قربانیوں میں امریکہ کی احمدی جماعتوں کا شاندار حصہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں نہ صرف بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں اور افراد نے بلکہ ان جماعتوں نے بھی جو اس ملک کے باشندوں پر مشتمل ہیں قابل تعریف حصہ لیا ہے۔

بیرون ہند کی جماعتوں کی قابل قدر قربانیوں پر تحریک جدید کی طرف سے شکریہ کے ساتھ جزاکم اللہ احسن الجزاء کا تحفہ پیش کیا جاتا ہے۔ ان جماعتوں اور افراد نے ہندوستان کے لئے ۳۰ نومبر کی جو آخری تاریخ ہے۔ اس کے آنے سے پیشتر اکثر حصہ ادا کر دیا ہے۔

ان جماعتوں کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کے نام ۲۹ رمضان کو دعا کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کئے جائیں گے۔ ان جماعتوں اور افراد کی وصولی مرکز میں خواہ بذریعہ چک ہو یا ڈرافٹ یا پوسٹل آرڈر یا مقامی جماعت میں ادا کر کے بذریعہ خط فنانشل سیکرٹری تحریک جدید کو اطلاع دے دی جائے پس ہندوستان اور بیرون ہند کی جماعتیں اپنے وعدوں کو ۳۱ اکتوبر تک پورا کرنے کی سعی کریں۔

بیرون ہند کی امریکن جماعتوں کی دوسری فہرست جو ۹۴ ڈالر ۳۰۴ روپے کی ہے درج ذیل کی جاتی ہے۔ امریکن جماعتوں کی شاندار قربانیوں کا سہرا صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔ اے کے سر ہے۔ جو نہائت محنت اور ان تھک کوشش سے کام کر رہے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء

سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب کلیولینڈ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور ۲۲۵ روپے کا چیک پیش کر کے لکھا ہے پچھلے سال کا چندہ تحریک جدید میرا۔ میری اہلیہ۔ میرے والد صاحب مرحوم اور میری والدہ مرحومہ کے ۳۲ ڈالر یا ۲۶۴ روپیہ ہے۔ ۳۰۰ روپے ادا کر دیئے ہیں۔ باقی بہت جلد ادا کر دوں گا۔ حضور سے دعا کی درخواست ہے۔

ملک عزیز احمد صاحب مجاہد تحریک جدید جاوا جماعت ہائے کا روپیہ بھیجتے ہوئے لکھتے ہیں حضور کا یہ خطبہ کہ احباب ۱۱ اگست تک اپنے وعدے پورے کرنے کی کوشش کریں ملتے ہی جماعت میں تحریک کی۔ الحمدللہ جماعت کے مخلصین نے حضور کے حکم پر نہائت سرگرمی کے ساتھ لبیک کہا۔ اور اکثر دوستوں نے وعدہ پورا کر دیا۔ وعدہ پورا کرنے والوں کی فہرست اس لئے حضور کی خدمت میں پیش ہے۔ کہ موجودہ حالات کے ماتحت شائد روپیہ دیر سے ملے۔ تو یہ دوست دعا سے محروم نہ رہیں۔ یہ فہرستیں درج ذیل ہیں۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

امریکن جماعتوں کی فہرست

برادر نور الحق صاحب شکاگو امریکہ	۱۵/- ڈالر
" سعید حسن صاحب " "	" ۵/-
" عمر خان صاحب " "	" ۳/-
" فضل کریم صاحب " "	" ۱/-
سسٹر مریم صاحبہ " "	" ۳/-
" حلیمہ صاحبہ " "	" ۱/-
" آمنہ صاحبہ کلیولینڈ "	" ۳/-
" علیہ احمد صاحبہ " "	" ۲/-
" صالحہ خاتون صاحبہ "	" ۱/۵۰
برادر بشیر افضل صاحب پٹس برگ امریکہ	۳/- ڈالر
" طالب الٰہی صاحب " "	" ۵/-
" اکمل صالحہ صاحب " "	" ۵/۲۵
" صدیق احمد صاحب " "	" ۱۱/-
" آبو صالح صاحب " "	" ۱۰/-
" سراج کلیم صاحب " "	" ۵/-
" شہید احمد صاحب " "	" ۳/-
مسٹر مبارک احمد صاحب " "	" ۴/-
" خدیجہ شہید صاحبہ " "	" ۳/۲۵
" رحمت صالحہ صاحبہ	" ۲/-
۱۲ سسٹر علیہ الٰہی صاحبہ پٹس برگ امریکہ	۳/- ڈالر
" سکینہ سبحان صاحبہ " "	" ۲/-
" ربیعہ برہان صاحبہ " "	" ۳/-

جاوا کے احباب کی فہرست

Soerabaja Java.

Malak Aziz Ahmad Khan Java	8/-
Toem. M. Atnopra Wiro Java	5/-
Toem R. Soeleman	5/-
Toem Oesman Ahmadi Java	5/-
Toem R. Soeroso	5/-
" M. Ibrahim	5/-
" Tjoetjoe Koesen	5/-
" Martoderedjo	5/-
" Mangkoewiansto	5/-
" R. Soegeng	20/-
" Abdal Hameed	6/-
" Abdal Ghafoor	13/4

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

سی پی کے مسلمانوں کی مشکلات

سی ۔ پی میں مسلمانوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ یعنی صرف چار فیصدی۔ ظاہر ہے۔ ایسے صوبے میں ہر قسم کا اقتدار غیر مسلموں کو حاصل ہے۔ اور مسلمان کلیتہً ان کے رحم پر ہیں۔ اگر اس صوبہ کے ہندو چاہتے۔ تو اپنے ہاں کے مسلمانوں کے ساتھ حسن سلوک کر کے مثال قائم کر سکتے تھے۔ کہ مسلم اقلیت ہندوؤں پر اعتماد اور بھروسہ کر سکتی ہے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس صوبہ کے مسلمان اسی طرح بلکہ اس سے زیادہ نالاں ہیں۔ جس طرح دوسرے صوبوں میں اقلیت میں ہونے والے مسلمان۔ چنانچہ صوبہ سی ۔ پی کے مسلمانوں کے مصائب کی نہایت درد انگیز داستان اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ اور روز بروز اس میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ حال میں ناگپور کے متعلق اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ عین نماز ظہر کے دوران میں جبکہ نمازی باجماعت تیسری رکعت مسجد شکر بنجی میں پڑھ رہے تھے۔ پولیس کے کوتوال صاحب معہ متعدد سپاہیوں کے جوتوں سمیت مسجد میں گھس آئے۔ اور نمازیوں پر بے تحاشا لاٹھیاں برسائیں۔ اس سے مسجد کا فرش خون آلود ہو گیا۔ پھر مؤذن کو مرعوب کر کے اس دُھلایا گیا۔

وجوہ خواہ کچھ ہی ہوں۔ یہ سلوک ایسا شرمناک ہے۔ کہ اس کی جس قدر بھی مذمت کی جائے۔ کم ہے۔ اور اس سے مسلمان یہ سمجھنے پر مجبور ہیں۔ کہ جہاں وہ اقلیت میں ہیں۔ وہاں اپنے گھروں یا گھروں کے باہر تعصب زدہ لوگوں کے شر سے محفوظ رہنا تو الگ رہا۔ خدا تعالیٰ کے گھر میں عبادت کرتے ہوئے بھی محفوظ نہیں رہ سکتے۔ ان حالات میں کیا ہندو صاحبان یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ مسلمان ان پر اعتماد کر سکتے ہیں؟

فوجیوں کو ہر حالت میں اعلیٰ اخلاق پیش کرنے چاہئیں

حال میں جب سمندر پار کی کچھ فوجیں بمبئی پہونچیں۔ اور قدرتی طور پر سیر کے لئے فوجی شہر میں گھومتے پھرتے رہے۔ تو ان میں سے بعض نے کھلم کھلا ایسا رویہ اختیار کیا۔ جس سے پبلک میں خفگی اور نفرت کے جذبات پیدا ہونے لگے۔ اس پر بمبئی کے مئیر نے گورنر بمبئی کے سکرٹری کو ایک چٹھی لکھی۔ جس میں درخواست کی۔ کہ اسے ہز ایکسی لنسی گورنر کے روبرو مناسب غور کے لئے پیش کر دیا جائے۔ اس چٹھی میں مئیر صاحب نے بعض ناگوار واقعات کا ذکر کرنے کے بعد لکھا۔ ” اس بات کی بڑی ضرورت ہے۔ کہ سپاہیو کی حرکات و سکنات کو ذرا زیادہ منضبط کر دیا جائے۔ اور انہیں اپنا طرز عمل ٹھیک کرنے کے لئے ہدایات جاری کی جائیں۔ اور مناسب وقت میں ان ہدایات پر ان سے عمل بھی کرایا جائے۔ تاکہ ان کی حرکات سے حد درجہ ناخوشگوار واقعات رونما نہ ہوں“۔

اس کے جواب میں گورنر صاحب کی طرف سے جہاں اس بات پر اظہار افسوس کیا گیا۔ کہ فوجیوں کی وجہ سے بمبئی میں بسنے والوں کو کوئی تکلیف ہوئی۔ وہاں یہ بھی لکھا۔ کہ:۔ ” یہ فوجیں قلمرو کے دُور دراز حصوں سے آئی ہیں۔ اور ہندوستان کی مغربی سرحدوں کی حفاظت کے لئے انہیں ایک طویل اور تھکا دینے والا سفر کرنا پڑا ہے۔ اور یہ متوقع ہونا چاہیئے۔ کہ بمبئی میں ان کے مختصر سے قیام میں وہ اس قسم کی بے باکی اور خوشدلی ظاہر کریں جو دُوسرے حالات میں بالکل بے محل اور ناموزون ہوتی“۔

چونکہ فوجیوں کی ساری عزت اور سارا وقار اس بات پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ اہل ملک کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں پیش کرتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکالیف و مصائب اٹھاتے ہیں اس لئے ہر حال میں ان سے اعلےٰ اخلاق اور شریفانہ عادات کی توقع کی جاتی ہے۔ اور کی جانی چاہیئے۔ کیونکہ اگر وہ خود ایسی حرکات کے مرتکب ہوں جو پبلک کے لئے باعث رنج و ملال ہوں۔ تو پھر ان کی قدر و وقعت کو سخت نقصان پہونچیگا۔ پس فوجیوں کو جس قدر اعلےٰ عادات۔ اور اخلاق کا مالک بنایا جائے۔ اسی قدر نہ صرف ملک اور قوم کے لئے بلکہ خود ان کی عزت اور وقار کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔

168

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی فرضی تصاویر

مسلمانوں کی طرف سے بارہا اس بے ہودگی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی جا چکی۔ اور غم و غصہ کا اظہار ہو چکا ہے۔ کہ یورپین مصنف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی فرضی تصاویر اپنی تصانیف میں شائع کر دیتے ہیں۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس لغویت کا ابھی تک انسداد نہیں ہؤا۔ اور ایسی کتب پائی جاتی ہیں۔ جن میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سراسر فرضی تصاویر موجود ہیں۔ اسی قسم کی ایک کتاب ” اے ہسٹری آف پرشیا “ ہے۔ جس کا مصنف لفٹیننٹ کرنل پی۔ ایم۔ سائکیس ہے۔ جس نے کئی مواقع کی فرضی تصاویر درج کی ہیں۔ مثلاً کتاب مذکور کے صفحہ ۱۰ پر ایک تصویر بنائی گئی ہے۔ جس میں عرب قبائل کے سردار ایک چادر کو چاروں طرف سے تھامے ہوئے ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس چادر کے درمیان سنگ اسود رکھ رہے ہیں۔ صفحہ ۱۲ کے سامنے کی تصویر میں حضرت جبریل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہو رہے ہیں۔ ان دونوں تصویروں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا چہرہ مبارک اس طرح ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ لمبی لمبی زلفیں کندھوں کے دونوں طرف لٹک رہی ہیں۔ صفحہ ۱۴ کے سامنے کی تصویر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم انسانوں اور جنوں کے ایک گروہ کو تبلیغ کر رہے ہیں۔ اس تصویر میں چہرہ پر نقاب ہے۔

ظاہر ہے۔ کہ یہ سب کی سب تصاویر محض خیالی اور فرضی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ تو اس طرح کا تصویر کشی کا سامان موجود تھا۔ اور نہ ان مواقع پر کسی نے کوئی تصویر لی۔ ان حالات میں تصاویر پیش کرنا یقیناً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین۔ اور مسلمانوں کی دل آزاری ہے۔ اگر مغربی مصنف اس بات کو نہیں سمجھ سکتے۔ تو حکومت کو ضرور سمجھنا چاہیئے۔ اور اس قسم کی حرکات کا کلیتہً انسداد کر دینا چاہیئے۔

گاندھی جی کی قانون شکنی کی نئی تحریک

گاندھی جی نے ایک طرف تو یہ اعلان کیا ہے۔ کہ جنگ کے موجودہ نازک دور میں وہ حکومت برطانیہ کو پریشان نہیں کرنا چاہتے۔ اور نہ اس کے لئے جنگ میں مشکلات پیدا کرنے کے خواہاں ہیں۔ مگر دوسری طرف انہوں نے جس مقصد کے لئے اور جس رنگ میں قانون شکنی شروع کرائی ہے۔ وہ ان کے دونوں دعاوی کو رد کر رہی ہے لوگوں سے یہ کہنا۔ کہ حکومت کو جنگ میں کسی قسم کی امداد نہ دیں۔ اور انگ نعلگ رہیں جنگ کو کامیاب بنانے میں روکاوٹ پیدا کرنا نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ اسی طرح قانون شکنی کے بعد گرفتار ہونے پر فاقہ کشی کے ذریعہ خودکشی تک نوبت پہونچانے کی تجویز ملک میں کیونکر پریشانی نہ پیدا کرے گی۔ وہ لوگ جو گاندھی جی کی ہر بات کی تائید کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ وہ بھی یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ ” اس طریقہ سے ملک کے طول و عرض میں بھاری تشویش اور پریشانی پھیل جائے گی“۔ (ملاپ ۲۰۔ اکتوبر)

” اس صورت میں ملک کے طول و عرض میں تشویش کی زبردست لہر دوڑ جائے گی“۔

ظاہر ہے۔ کہ ایسے نازک حالات میں جبکہ جنگ ہندوستان کے دروازہ تک پہونچ چکی ہے جرمن فوجیں مصر پر حملہ آور ہونے کے لئے روانہ ہو چکی ہیں۔ اطالوی فوجوں نے سدی برانی سے آگے بڑھنے کی جدوجہد شروع کر دی ہے۔ برما پر جنگ و جدال کے بادل منڈلا رہے ہیں ہندوستان میں اس قسم کی تحریک اپنی بربادی کو آپ دعوت دینے کے مترادف ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کی حلفیہ شہادت

اگر آج غیر مبایعین اپنے سابقہ اور موجودہ عقائد میں تطابق پیدا کرلیں تو قریباً قریباً ان تمام مسائل کا حل خود بخود نکل آتا ہے۔ جن میں جماعت احمدیہ اور غیر مبایعین کا اختلاف ہے۔ ہمارے غیر مبایع دوست کہتے تو یہ ہیں۔ کہ جماعت قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد "نو تراشیدہ عقائد" اختیار کرلئے ہیں لیکن اگر انکے سابقہ اور جدید بیانات اور اعلانات کا مطالعہ کیا جائے۔ تو ان کے اس دعوے کی حقیقت بالکل عریاں ہو جاتی ہے۔ اور تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نے نہیں بلکہ غیر مبایعین نے اپنے عقائد میں زمین و آسمان کا بُعد پیدا کر لیا ہے۔ جماعت احمدیہ قادیان اور غیر مبایعین کے درمیان جو اتنی وسیع خلیج واقع ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا مسئلہ ہے۔ اور اس بات کا اقرار خود مولوی محمد علی صاحب کو بھی ہے چنانچہ وہ لکھ چکے ہیں۔

"اصل جڑ سارے اختلاف کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قسم نبوت کا مسئلہ ہے" (ٹریکٹ "نبوت کاملہ تامہ اور جزئی نبوت میں فرق")

جماعت احمدیہ قادیان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضور کی اپنی تحریرات اور الہامات کی رو سے نبی اللہ مانتی ہے مگر غیر مبایعین اب بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اجرائے نبوت کے قائل نہیں۔ اور وہ اس لپیٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی لے لیتے ہیں۔ قطع نظر اس سے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کس قسم کا دعوے کیا ہے۔ غیر مبایعین اجرائے نبوت کے دعویدار اور قائل کو کافر و دجال تک گردانتے ہیں۔ لیکن باوجود اتنے بڑے فرق کے ہر دو فریق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا پیشوا اور مقتدا مانتے۔ اور حضور کی تحریرات کو اپنے دعوے کی دلیل ٹھہراتے ہیں۔

ان سطور میں غیر مبایعین کے بلند بانگ دعاوی کے شور و غوغا کو نظر انداز کرتے ہوئے ناظرین کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعوے پیش کیا جاتا ہے۔ حضور ایک ڈائری میں جو "بدر" کی ۵ مارچ ۱۹۰۸ء کی اشاعت میں شائع ہوئی فرماتے ہیں۔

"ہمارا دعوے ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں"۔

نیز فرمایا:۔ "یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں"۔

پھر اسی مضمون میں اپنی نبوت کی قسم ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔

"یہ نبوت تشریعی نہیں جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے۔ اور نئی کتاب لائے"۔

اور فرمایا:۔

"ایسا رسول ہونے سے انکار کیا گیا ہے۔ جو صاحب کتاب ہو"۔

پس حضور نے صاف الفاظ میں فرمایا کہ ہم نبی اور رسول ہیں مگر ایسے جو نہ تو شریعت لاتے ہیں۔ اور نہ کتاب اللہ کو منسوخ کرتے ہیں۔

آگے چل کر حضور اپنے دعوے کی دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے"

پھر دیگر مذاہب پر اسلام کی فوقیت کا ذکر کرتے ہوئے غیر مذاہب کے متعلق فرماتے ہیں۔

"یہودیوں۔ عیسائیوں۔ ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں۔ تو اسی لئے کہ ان میں کوئی نبی نہیں ہوتا"۔

محولہ بالا ارشادات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیگر مذاہب پر اس لئے فوقیت دیتے ہیں۔ کہ وہ غیر مذاہب مردہ ہو چکے ہیں۔ لیکن اسلام ایک ایسا مذہب ہے۔ جو اسی شان سے تازہ بتازہ پھل دے رہا ہے۔ جیسا کہ اپنے ابتدائی دور میں دیتا رہا۔ وہ مردہ نہیں بلکہ زندہ ہے۔ وہ ہر زمانہ کے لئے قابل عمل اور قابل قبول ہے۔

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں نبوت کی اہمیت خوب سمجھتے تھے۔ اور وہ سلسلہ نبوت کو امت مسلمہ کے لئے نہایت ضروری قرار دیتے تھے۔ اور انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت سے تو بالکل مفر نہ تھا۔ چنانچہ وہ ایک مجسٹریٹ کی عدالت میں یہ حلفیہ بیان دے چکے ہیں۔ کہ:۔

"مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے اس کے مرید اس کو دعوے میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں"۔

اور بجواب جرح کہا۔

"مرزا صاحب دعوے نبوت کا اپنی تصانیف میں کرتے ہیں۔ یہ دعوے نبوت اس قسم کا ہے۔ کہ میں نبی ہوں لیکن کوئی نئی شریعت نہیں لایا"۔

(مصدقہ نقل مثل مقدمہ کرم دین)

گویا مولوی صاحب موصوف کا عقیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ میں وہی تھا۔ جو آج جماعت احمدیہ قادیان کا ہے۔ لیکن کتنا افسوس کا مقام ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب اور دیگر غیر مبایعین سابقہ عقائد سے منحرف ہو گئے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کو کوسنا اپنا شعار بنا لیا ہے۔ قطع نظر ان مغلظات کے جو غیر مبایعین جماعت احمدیہ کو دیتے ہیں۔ نبوت کو زہر ہلاہل سے کم نہیں سمجھتے۔ چنانچہ "پیغام صلح" نے اپنی ۱۷ اگست ۱۹۳۸ء کی اشاعت میں لکھا:۔

"اگر امت محمدیہ میں آئے دن نئے انبیاء پیدا ہوتے رہیں۔ جو پرانی مذہبی فضا کو تباہ کرتے جائیں۔ اور سب کو اسلام سے خارج قرار دے کر نئی سے نئی فضا کی بنیاد رکھیں۔ تو مسلمان انہی امراض کا شکار ہو جائیں گے۔ جن میں کسی وقت یہود گرفتار تھے۔ اور وحدت ملی ہمیشہ کے لئے پاش پاش ہو جائے"۔

ناظرین غور فرمائیں۔ کس قدر تلخ الفاظ ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو نبوت کو اسلام کے لئے زندگی بخش روح اور اس کے مقابلہ میں غیر مذاہب کو اس نعمت کے نہ ہونے کی وجہ سے مردہ قرار دیتے ہیں۔ مگر غیر مبایعین اس نعمت کو لعنت کہہ رہے ہیں۔ میں امیر غیر مبایعین مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے سے پُر زور مطالبہ کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے عقائد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات میں تطابق پیدا کر کے دکھائیں ورنہ ہم ان کے اس دعوے کو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہر تحریر کو سر آنکھوں پر رکھتے ہیں۔ کوئی وقعت دینے کے لئے تیار نہیں ؛

خاکسار۔ انوار احمد سامانوی

امانت ذاتی کے متعلق اعلان

اخبار الفضل مجریہ $\frac{9}{19}$ ۱۹ء میں جو یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ آئندہ واپسی زر امانت کا خرچ امانت داروں کے حساب میں مجرا کیا جائے گا۔ اسے منسوخ کیا جاتا ہے لہذا احباب مطلع رہیں۔ کہ تا اطلاع ثانی ترسیل زر کے اخراجات حسب دستور سابق مرکز کی طرف سے ادا کئے جائیں گے ؛ ناظر بیت المال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

169

ہندوستان میں تبلیغ احمدیت

لاڑکانہ سندھ

ملک نبی بخش صاحب ۲۰ تبوک کو لکھتے ہیں کہ ۷ مقامات پر تبلیغ کی۔ دو دوستوں نے پندرہ دن تبلیغ کے لئے وقف کئے پندرہ اشتہار تقسیم کئے۔ ایک شخص نے بیعت کی۔ سیرۃ النبیؐ کا جلسہ کامیاب طریق پر کیا گیا۔

بنگال

مولوی ظل الرحمٰن صاحب نے گذشتہ ماہ میں دو لیکچر دئیے۔ چار مقامات کا دورہ کرنے میں ۲۴۴ میل سفر کیا۔ نو کس کو بذریعہ خاص ملاقات تبلیغ کی۔ یو۔پی کی طرح بنگال میں بھی ایک وفد جس میں چوہدری مظفر الدین صاحب اور مولوی ظل الرحمٰن صاحب شامل تھے تبلیغی دورہ کرتا رہا۔ اور ملاقاتوں۔ تقریروں تقسیم لٹریچر کے ذریعہ احمدیت کا پیغام پہونچایا۔

تبلیغی وفد کے دورہ یوپی کی دوسری رپورٹ

گیانی عباد اللہ صاحب ناگپور سے ۵ اکتوبر کو جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی خدمت میں رپورٹ کرتے ہیں:۔

ہم ۲۴ ستمبر کو بھوپال پہونچے۔ اور صبح ریاست کے اخبار ندیم کے ایڈیٹر صاحب سے ملاقات کی۔ تا کوئی پبلک جلسہ کیا جا سکے۔ ایڈیٹر صاحب ندیم جو بھوپال میں جلسوں وغیرہ کے منتظم ہیں۔ ان دنوں کسی خاص کام میں مصروف تھے۔ اس لئے پبلک جلسہ کا انتظام نہ ہو سکا۔ ہم نے انفرادی طور پر لوگوں سے ملاقات کی۔ اور جناب کی ہدایت کے ماتحت گفتگو کی ... یکم اکتوبر کی رات کو ایک کتب فروش کی دوکان پر بات چیت ہوئی۔ اس نے بعض سوالات کئے۔ جو سکھوں اور ہندوؤں کے متعلق تھے۔ ان کے جواب دئیے گئے۔ جس پر انہوں نے خوشی کا اظہار کیا۔ اس کے بعد مولوی عبد المالک خانصاحب نے ان کے دریافت کرنے پر اپنے عقائد نہایت عمدگی سے پیش کئے اس کے بعد اسی رات کو بارہ بجے تک بھوپال کے ایک رئیس اور عالم مسلمان کے مکان پر تبلیغی گفتگو ہوئی۔ اس نے وفات مسیح اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کچھ سوال کئے۔ جن کے جواب مولوی صاحب نے نہایت عمدگی سے دئیے۔ اس گفتگو میں بھوپال کے دیگر معززین بھی شامل تھے۔ سب کے سب خاموشی سے بات چیت سنتے رہے اور آخر انہوں نے اس بات کا اقرار کیا۔ کہ یہ ایسی باتیں ہیں جو قابل غور ہیں۔ اور اس بات کا بھی اعتراف کیا کہ ان باتوں کا رد ہمارے پاس نہیں ہے

اسی طرح بھوپال کے ایک اور معزز صاحب سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ جب ان کو یہ علم ہوا۔ کہ خاکسار نے سکھ مذہب کی سٹڈی کی ہے۔ تو وہ بہت خوش ہوئے اور بعض باتیں دریافت کیں۔ جن کا ان پر گہرا اثر ہوا۔ اور جماعت احمدیہ کے مذہبی ریسرچ کے وہ بہت مداح ہوئے اسی ضمن میں انہوں نے ایک روپیہ ماہوار چندہ ترقی اسلام کی مد میں دینے کا اقرار کیا اور فارم پر بھی اپنے ہاتھ سے دستخط کئے۔ اس کے بعد ۳ تاریخ کو ۴ بجے شام ایک پرائیویٹ میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے خاکسار نے تقریباً ایک گھنٹہ صداقت اسلام از روئے سکھ لٹریچر بیان کی۔ اس میٹنگ میں بھوپال کے بہت بڑے بڑے اور معزز لوگ شامل تھے۔ وہ سب خوش تھے۔ کہ احمدی بہت محنت کر رہے ہیں۔ میں نے ان پر یہ بات بھی ظاہر کی کہ حضرت باوا نانک صاحب اس بات کے قائل تھے۔ کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ایک انسان کو مقام نبوت تک پہنچا سکتی ہے۔ اور وہ یہ مقام ہے۔ جو اور کسی نبی کو عطا نہیں کیا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی میں نے اس بات کی وضاحت کی کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے جو یہ بیان فرمایا ہے کہ ؂

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

یہ ایک حقیقت ہے کہ مسلمانوں میں جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جس میں ہر مذہب کے عالم پائے جاتے ہیں۔ ہم نے ویدوں کو پڑھا۔ گرنتھوں کو پڑھا۔ اور بائیبل کو پڑھا۔ اور پھر یہ اعلان کیا کہ ع

کوئی دیں دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

باوجود اس کے کہ روزہ کا وقت قریب تھا۔ اور میں خود بھی روزہ سے تھا۔ پھر بھی انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ ہمیں اور باتیں سنائی جائیں۔ میری تقریر کے اختتام پر ایک صاحب نے سکھ مذہب کے متعلق چند ایک سوالات بھی کئے۔ جن کے جواب دئیے گئے۔

اس کے بعد مولوی عبد المالک خانصاحب نے حضرت کرشنؑ کی زندگی پر ایک مختصر اور جامع تقریر کی۔ کیونکہ اس میٹنگ میں بعض ہندو بھی شامل تھے۔ اس تقریر کا بھی بہت اچھا اثر ہوا۔

اس کے علاوہ ہمیں بھوپال میں اور لوگوں سے بھی ملنے کا اتفاق ہوا۔ اور بات چیت کرنے کا موقعہ ملا۔ جو خدا کے فضل سے اچھا اثر پیدا کرتی رہی۔

۴ اکتوبر کو ہم بھوپال سے ناگپور کامپٹی کی طرف روانہ ہوئے۔ اور راستہ میں ہمیں لوگوں سے تبلیغی گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ ایک دوست ریاست حیدرآباد کے گاڑی میں سوار تھے۔ وہ ہماری باتیں سن کر بہت خوش ہوئے اور انہوں نے اقرار کیا۔ کہ جو معنے آپ لوگوں نے خاتم النبیین کے بیان کئے ہیں وہی صحیح ہیں۔ انہی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت قائم ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ بعض ہندو اصحاب اور سکھ صاحبان سے بھی گفتگو کا موقعہ ملا۔ جب ہم نے حضرت کرشنؑ کی تعریف بیان کی۔ تو ہندو حیران ہوئے*

کشمیر

مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ متعینہ کشمیر تحریر فرماتے ہیں:۔ ماہ تبوک ۱۳۱۹ ہش میں اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کی تحریک پر جنوبی کشمیر میں دو تبلیغی جلسے ہوئے۔ ایک جماعت آسنور کے انتظام کے ماتحت موضع کوریل میں ۱۳ تبوک کو جس میں مولوی عطاء الرحمٰن صاحب۔ مولوی احمد علی صاحب۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب۔ مولوی ابو العطاء صاحب اور خاکسار نے علی الترتیب وفات مسیحؑ۔ صداقت مسیح موعودؑ۔ ختم نبوت اور مسیح موعود کے کارناموں پر تقریریں کیں۔ سامعین میں غیر احمدی اور غیر مسلم بھی موجود تھے۔ دوسرا جلسہ جماعت رشی نگر کے زیر اہتمام ۲۲ تبوک کو منعقد ہوا۔ یہ جلسہ انتظامی اور حاضری کے لحاظ سے پہلے جلسہ سے بڑھ کر تھا۔ اس میں بھی احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی صاحبان اور غیر مسلم شامل ہوئے۔ مولوی عبد الجبار صاحب مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب۔ مولوی ابو العطاء صاحب اور خاکسار کی تقریریں ہوئیں۔ جن میں اختلافی مسائل پر روشنی ڈالنے کے علاوہ جماعت کو عملی پہلو میں کامل بننے کی تحریک کی گئی۔ مولوی ابو العطاء صاحب نے فضیلت اسلام بر جملہ ادیان۔ اور احمدیت بمقابلہ دیگر فرق اسلامیہ پر عمدہ اور مدلل تقریر کی۔ غیر احمدیوں پر اس جلسہ کا اچھا اثر ہوا۔ ایک مولوی زادہ نے بعد میں قبولیت احمدیت پر آمادگی ظاہر کی۔

۱۵ تبوک کو سیرت النبیؐ کے جلسے آسنور۔ رشی نگر۔ یاڑی پورہ اور سرینگر میں ہوئے۔ ۱۵ تبوک کو آسنور میں مستورات کے زیر اہتمام بھی سیرۃ النبیؐ کا جلسہ ہوا۔ جس میں سعیدہ بیگم صاحبہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ۔ سارہ بیگم صاحبہ۔ مریم بیگم صاحبہ کی تقریریں ہوئیں۔

سرینگر میں غیر احمدی نوجوانوں کو تبلیغ کی۔ اور انہیں عقیدہ حیات مسیح کی خامی اور اس سے پیدا ہونے والی قباحتوں سے آگاہ کیا۔ جن پر بہت اچھا اثر ہوا*

(نشر و اشاعت)

ملک رحمت اللہ صاحب مرحوم کے مختصر حالات زندگی

دوست الفضل میں پڑھ چکے ہیں۔ کہ اخی المکرم ملک رحمت اللہ صاحب عین عنفوان شباب میں ۲۵ جون ۱۹۴۳ء کو انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم بھائی ۸ مارچ ۱۹۱۷ء کو سول ہسپتال پاکپٹن ضلع منٹگمری میں جہاں میرے والد مکرم ملازم تھے پیدا ہوئے پرائمری تک پاکپٹن میں تعلیم پائی جس کے بعد عزیز کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کرا دیا گیا۔ مدرسہ کی تعلیم کے ابتدائی چار پانچ سال وہ اپنی جماعت کے ممتاز طلباء میں شمار نہ ہوتے تھے۔ والد صاحب محترم کو اس بات کا بہت افسوس تھا۔ اور اکثر اس امر کا اظہار کرتے تھے کہ جب اس کے دونوں بڑے بھائی اپنی تعلیمی رفتار میں اچھے ہیں تو یہ کیوں نہیں۔ اس پر عزیز نے ایک دفعہ کہا کہ چونکہ میرا ذہن اچھا نہیں۔ اس لئے اپنے بھائیوں کی نسبت جماعت میں کمزور ہوں اس پر والد صاحب نے عزیز کو شوق دلانے کے لئے کہا کہ اگر تم جماعت میں امتیاز کے ساتھ کامیاب ہو گئے تو تمہیں انعام دیا جائے گا۔ مرحوم کی شاندار تعلیمی ترقی اسی وقت سے شروع ہوئی۔ مدرسہ احمدیہ کے درجہ سادسہ میں پہلی دفعہ اول آئے۔ اور اس کے بعد مولوی فاضل تک اپنی جماعت میں اول ہی رہے مولوی فاضل کے امتحان میں یونیورسٹی میں دوم رہ کر پوزیشن حاصل کی۔ اس کے بعد مبلغین کلاس میں داخل ہوئے۔ جس میں ۱۹۳۸ء میں کامیاب ہوئے۔ اس کے بعد حضرت میرزا بشیر احمد صاحب کے مشورہ سے تمام مضامین میں میٹرک کے امتحان کی تیاری کی۔ صحت اچھی نہ تھی۔ والد صاحب قبلہ زیادہ محنت سے منع کرتے تھے۔ مگر علمی شغف کی وجہ سے شوق غالب تھا۔ تمام مضمونوں میں امتحان دیا۔ اور اچھے نمبروں پر فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔ اس کے بعد گذشتہ سال کی موسمی تعطیلات سے قبل نصرت گرلز سکول میں معلم مقرر ہو گئے۔ سکول میں تعلیم کی مصروفیات کے باوجود گھر میں اپنے چھوٹے بھائیوں کی نہ صرف پوری نگرانی کرتے۔ بلکہ چند مضامین خود بھی پڑھاتے اور اس پر مستزاد یہ کہ ایف۔ اے انگلش کے امتحان کی بھی تیاری شروع کر دی۔ اس کے علاوہ اس کے ساتھ ہی منشی فاضل کے امتحان کا بھی ارادہ رکھتے تھے مگر صحت کی کمزوری کی بنا پر احباب محنت سے منع کرتے تھے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب تو دو سال قبل سل کا خطرہ بھی ظاہر فرما چکے تھے۔ لیکن مرحوم کا علمی شوق اتنا تھا کہ بزرگوں کی نصائح پر عمل نہ کر سکے۔ گذشتہ ایک سال سے چوبیس گھنٹے میں صرف ایک وقت کھانا کھاتے۔ خموش طبیعت ہونے کی وجہ سے لوگوں سے کم ملتے۔ اور انہماک سے مطالعہ کرتے رہتے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۵ یا ۱۶ فروری ۱۹۴۳ء کو بیمار ہو گئے ابتداءً تو آپ کی بیماری ٹائیفائڈ سمجھی گئی لیکن ماہ مئی میں لاہور میں ایکس رے کرانے سے معلوم ہوا۔ کہ سل کی وجہ سے دونوں پھیپھڑے ماؤف ہو چکے ہیں ابتدائے اپریل میں بخار کے باوجود ایف اے کا امتحان بھی دے دیا۔ اس کے ساتھ ہر سال کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امتحان میں بھی شامل ہوتے رہے۔ مرض سل کی تشخیص پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا۔ کہ کسی پہاڑ پر لے جائیں۔ لیکن ابھی کسی جگہ کا انتظام نہ ہوا تھا کہ عزیز مرحوم کی حالت زیادہ خراب ہو گئی۔ ۲۴ جون کو مغرب کے وقت دو تین دفعہ ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ اور ۲۵ کی رات کو ایک بجے کے قریب خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۴½ بجے شام باغ میں جنازہ پڑھا۔ عزیز چونکہ بفضل اللہ تعالےٰ موصی تھے۔ اس لئے بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے

مرحوم احمدیت کے ساتھ فدایانہ عشق رکھتے تھے۔ ہر تحریک میں عملی قدم کے لئے کوشاں رہتے۔ ملازم ہوتے ہی تحریک جدید کے مالی مطالبات میں حصہ لیا۔ اور ارادہ رکھتے تھے۔ کہ آہستہ آہستہ پہلے سالوں کے لئے بھی ادائیگی کا انتظام کریں مگر عمر نے وفا نہ کی۔ اس کے علاوہ دوسری مالی تحریکات میں بھی حسب استطاعت حصہ لیتے رہے۔ تبلیغ کا بے حد شوق تھا ہمیشہ کہتے کہ میں تو تبلیغ کی خاطر یہ ساری پڑھائی کر رہا ہوں۔ دلی خواہش تھی۔ کہ ایم۔ اے تک تعلیم حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت میں لگ جائیں مگر تکمیل خواہش سے پہلے وفات ہو گئی۔ مدرسہ احمدیہ کے درجہ سابعہ میں تعلیم کے دوران میں خاص طور پر تبلیغ کے لئے چند ہونہار نوجوانوں کے ساتھ مل کر ایک انجمن "بزم احمد" کے نام سے قائم کی جس کے مقاصد کے ماتحت تقریر کی مشق کرتے۔ اور دیہات میں جا کر تبلیغ کرتے اور تبلیغی اشتہارات شائع کرتے۔ دیہات میں جانے کے لئے ہر جمعہ کی شب مقرر تھی جس میں اس تعلیم کے دوران میں مرحوم کا التزام رہا۔ سفر وغیرہ میں خاص طور پر سلسلہ کلام شروع کر کے تبلیغ کرتے حتیٰ کہ بیماری کی حالت میں بھی جب غیر احمدی اصحاب ان کی بیمار پرسی کو سول ہسپتال لاہور اور منٹگمری میں جہاں وہ داخل کرائے گئے تھے۔ آتے تو انہیں اور دوسرے مریضوں کو تبلیغ کرتے رہتے۔ پچھلے سال حضور کی تحریک پر کہ ہر احمدی سال میں کم از کم ایک احمدی بنانے کی کوشش کرے۔ مرحوم چک نمبر ۱۰۹/۹۰ منٹگمری میں تبلیغ کے لئے موسمی تعطیلات میں گئے۔ جہاں خدا کے فضل سے ایک دوست نے احمدیت قبول کی۔ ویسے ہر سال ہی موسمی تعطیلات میں تبلیغ کے لئے وقت دیتے۔ مرحوم طبعاً مسرف نہ تھے لیکن بخل بھی نہ تھا۔ حسب توفیق دوسروں کی مدد کرتے۔ خصوصاً سفر وغیرہ میں ہمراہیوں کا خاص طور پر خیال رکھتے اپنے چھوٹے بھائیوں کی تربیت کی طرف بہت توجہ تھی ان کو نمازوں وغیرہ کے لئے جاتے ہوئے۔ اور سیر وغیرہ کے اوقات میں بھی بعض مسائل سمجھاتے یا عربی کے قواعد وغیرہ یاد کراتے۔ فارغ بیٹھنے سے ہمیشہ منع کرتے۔ کھانا کھانے کے دوران میں بھی ان کو پڑھاتے رہتے خدمت واطاعت والدین کا خاص خیال تھا۔ پچھلے سال والدہ محترمہ قادیان میں بیمار ہو گئیں۔ مرحوم کا میٹرک کا امتحان نزدیک تھا۔ امتحان کی تیاری کے باوجود تیمارداری اور خدمت میں کافی وقت صرف کرتے۔ میٹرک میں فرسٹ ڈویژن میں پاس ہونے کے بعد والد صاحب کو لکھا۔ کہ مجھے تو پڑھائی کے لئے کافی وقت نہ ملنے کی وجہ سے کامیاب ہونے کی بھی امید نہ تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ خدا تعالےٰ نے والدہ محترمہ کی خدمت کے بدلے میں یہ فضل کیا ہے بہت ہی منکسر المزاج تھے۔ مولوی فاضل کا کورس بہت لمبا ہوتا ہے۔ اور طلباء عموماً ایک دفعہ بھی ختم نہیں کرتے۔ آپ سے جب امتحان کے قریب بعض طلباء نے پوچھا کہ کتنا کورس ختم کیا ہے تو کہنے لگے تین دفعہ ختم کر کے چوتھی دفعہ شروع کیا ہے مگر کافی تیاری جتنی کہ کرنی چاہئے نہیں کر سکا۔ توحید باری تعالےٰ کے متعلق بہت محتاط تھے مرض کی حالت میں ایک شخص ملنے آیا۔ اور اس نے کہا اللہ اور اس کا رسول آپ کو شفا دے۔ عزیز نے فوراً سمجھایا کہ ایسا کہنا شرک ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں حضرت ابراہیم کا قول نقل کیا ہے کہ اذا مرضت فھو یشفین۔ جب میں بیمار ہوتا ہوں تو اللہ تعالےٰ ہی شفا دیتا ہے۔ اس لئے رسول کو اس میں شامل کرنا شرک ہے۔ مئی میں جب میو ہسپتال لاہور میں ایکس ریز کے لئے گئے۔ ان دنوں تحریک خاکسار ان کے زخمی بھی داخل ہسپتال تھے عزیز باوجود عرصہ سے صاحب فراش ہونے کے ان کے ساتھ تبلیغی گفتگو کرتے رہے

احباب سے درخواست ہے کہ اب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے۔ جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور اعلیٰ روحانی مراتب عطا فرمائے۔

بالآخر میں والدین اور اپنی طرف سے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جو عزیز کی صحت کے لئے دعا کرتے رہے اور بیمار داری کے لئے تشریف لے گئے [illegible] اصلاح الدین۔

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کرے۔ سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

نمبر ۵۶۸۲ منکہ فتح محمد سیال ولد چوہدری نظام الدین صاحب قوم سیال پیشہ کارکن صدر انجمن احمدیہ عمر قریباً ۵۲ سال تاریخ بیعت جون ۱۸۹۹ء ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ستمبر ۱۹۴۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت مندرجہ ذیل ہے۔ مکان واقعہ محلہ دارالانوار مع بھینی بانگر باغ وار اراضی قیمتی ۔/۵۰۰۰ - (۲) اراضی واقعہ موضع بھینی بانگر ۱۵ ایکڑ قیمتی ۔/۲۸۰۰۰ - (۳) اراضی واقع موضع بدھائی دس ایکڑ قیمت ۔/... کل قیمت جائداد مذکورہ بالا مبلغ ۔/۴۳۰۰۰ روپے ہے۔ اس جائداد پر مبلغ دس ہزار روپیہ قرضہ ہے۔ جو بصورت گروی ہے۔ قرضہ کو وضع کرنے کے بعد قیمت جائداد مبلغ ۔/۲۳۰۰۰ روپیہ ہوتی ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں علاوہ ازیں میری وفات پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمد مبلغ ۔/۲۵۰ روپے ہے میں اس ماہوار آمد کے بھی دسویں حصہ کی منظوری کے بعد سے ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ العبد فتح محمد سیال ۱۲ تبوک ۱۳۱۹ھش گواہ شد سید محمد اسمٰعیل P.A. ناظر اعلیٰ گواہ شد قاضی عبدالرحمٰن محرر نظارت علیا

نمبر ۵۷۰۴ منکہ منیر احمد ولد نیاز محمد صاحب قوم راجپوت ڈار پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم ماہ ظہور ۱۳۱۹ھش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ مجھے جناب والد صاحب محترم مبلغ ۵ روپے ماہوار جیب خرچ عطا فرماتے ہیں۔ اس رقم کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور جوں جوں بفضلہ تعالیٰ میری آمد بڑھتی جائے گی۔ میں اس آمد کا دسواں حصہ ادا کرتا رہوںگا میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور ملکیت یا جائداد میری ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں العبد منیر احمد گواہ شد نیاز محمد انسپکٹر پولیس والد موصی گواہ شد مس الیف احمدی بنت مسٹر نیاز محمد صاحب

نمبر ۵۷۰۵ منکہ سید شاہ زمان علی بخاری ولد سید حسن شاہ بخاری قوم سید پیشہ ملازمت سرکاری عمر چوالیس سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۱۶ء ساکن چونیاں ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸-۹ ۱۳۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) نقد مبلغ دو ہزار روپیہ جو احمدیہ سنڈیکیٹ میں ہے۔ (۲) اراضی ۸ گھماؤں ۲ کنال واقع موضع راج گڑھ سیداں تحصیل دیپالپور ضلع منٹگمری مشترکہ اراضی جدی میں سے میرا حصہ بنتا ہے۔ یہ زمین قریباً بنجر ہے۔ اور تقسیم نہیں کی گئی۔ ابھی تک مجھے اس سے کوئی آمد نہیں ہوتی۔ میرے حصہ زمین کی اسوقت اندازاً قیمت ... روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اسوقت مبلغ ایک سو ساٹھ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ اپنی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مدین کردوں تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد سید شاہ زمان علی شاہ کلرک ملٹری اکونٹس ڈیپارٹمنٹ فیروزپور گواہ شد قاضی محمد رشید سکرٹری جماعت احمدیہ فیروزپور گواہ شد محمد حسین سکرٹری مال جماعت احمدیہ فیروزپور شہر۔

نمبر ۵۷۰۶ منکہ نور ماہی ولد عبدالغفور قوم کشمیری ڈار پیشہ مزدوری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن ڈنگہ ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۸/۱۳۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ حسب ذیل ہے ایک مکان مالیتی پانچ صد روپیہ دوسرا مکان مشترکہ جس میں میرا حصہ مالیتی پانچ صد روپیہ واقع محلہ ملاساں قصبہ ڈنگہ ہے سنقد ۔/۲۸۰ روپے میرے پاس موجود ہیں کل جائداد منقولہ وغیر منقولہ بارہ صد اسی روپے ہے۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری اور جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ جس قدر رقم حصہ وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں گا۔ اور سند حاصل کر لوں گا۔ چونکہ میرے ورثا کل غیر احمدی ہیں۔ اس لئے میں اپنی زندگی میں ہی مبلغ ۱۶۰ روپے بعد منظوری وصیت داخل کر دوں گا۔ العبد نور ماہی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد احمد دین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈنگہ گواہ شد سردار علی شاہ احمدی نوٹ میری ماہوار آمد کوئی نہیں۔ جس قدر ماہوار آمد ہوگی اس کا بھی ۱/۸ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔

نمبر ۵۷۰۷ منکہ محمد مالک ولد چوہدری فتح علی صاحب قوم جٹ چندھڑ پیشہ طالب علم عمر ۲۱½ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۸ء ساکن گاگھڑ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰ ماہ ظہور ۱۳۱۹ھش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ میری غیر منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ موضع چک ۱۱۱ شاخ شمالی ضلع سرگودھا میں اپنے چچوں کے ساتھ مشترکہ ہماری پچاس گھماؤں زمین ہے۔ جس میں میرا حصہ ۱۰-۱ ایکڑ ہے موضع گاگھڑ ضلع گوجرانوالہ میں اپنے چچوں کے ساتھ ہماری مشترکہ زمین تقریباً ۱۵۰ ایکڑ ہے جس میں میرا حصہ ۳۰ ایکڑ ہے۔ میری کل زمین اس طرح ۴۰ ایکڑ ہے جس کی موجودہ قیمت تقریباً ۔/۱۲۰۰۰ روپیہ ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ موضع گکھڑ میں میرا اپنے چچا کے ساتھ مشترکہ مکان ہے جس کی اندازاً قیمت ۔/۲۰۰۰ روپیہ ہے۔ جس میں میرا نصف حصہ ہے۔ جس کی قیمت ۔/۱۰۰۰ روپیہ ہے۔ وہ میرا ارادہ ہے کہ اپنی بیوی کو حق مہر میں دیدوں اس لئے میں اس مکان کی وصیت نہیں کرتا اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ میرا اسوقت گزارہ میری اس جائداد کی آمدنی پر ہے۔ میں اس آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ تازیست خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتا رہا کروں گا۔ اس کے علاوہ اگر میری ملازمت کا سلسلہ بنا تو میں اپنی ماہوار تنخواہ میں سے بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کیا کروں گا۔ میری وفات کے وقت اگر علاوہ اس جائداد کے کوئی اور جائداد بھی ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ العبد محمد مالک بقلم خود گواہ شد سلطان علی احمدی گکھڑ گواہ شد امانت علی احمدی گکھڑ

نمبر ۵۷۰۸ منکہ مولا بخش ولد چوہدری سربلند صاحب قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن لودی ننگل ڈاکخانہ فتحگڑھ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲-۱۱-۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری غیر منقولہ جائداد ایک مکان خام واقع لودی ننگل اور زرعی زمین ۱۵ کنال ہے۔ جو موضع کھوکھر ڈاکخانہ فتحگڑھ میں ہے۔ جس کی تفصیل ذیل ہے ملکیتی اراضی ۱۰ کنال ہے اور جو رہن لی ہوئی ہے۔ ۵ کنال ہے جس کی قیمت جماعت احمدیہ لودی ننگل بالاتفاق ۔/۲۰۰۰ تجویز کرتی ہے۔ اور اس میں رہبڑیوں کی قیمت بھی شامل کی گئی ہے اور مکان کی قیمت بھی شامل ہے۔ میں اس مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں انشاء اللہ میں ۱/۱۰ حصہ جلد سے جلد بتمام ادا کر دوں گا۔ اور رسید حاصل کر لوں گا۔ اگر میری وفات کے بعد اس کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد مولا بخش نشان انگوٹھا گواہ شد میاں کرم دین پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ لودی ننگل گواہ شد میاں علم دین سکرٹری انجمن احمدیہ لودی ننگل۔

نمبر ۵۷۱۰ منکہ امیر احمد ولد شاہ محمد قوم بھٹی راجپوت پیشہ تجارت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن اوراواکنی صدر سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸ ماہ ظہور ۱۳۱۹ھش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری ماہوار آمدنی اسوقت مبلغ ۳۰ روپے ماہوار ہے جس کا دسواں حصہ تازیست ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری فی الحال کوئی جائداد نہیں ہے میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے دسویں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ العبد امیر احمد احمدی دھوبی تلاؤ النا سپورٹ میٹر و سوس بمبئی ۱ گواہ شد عطر دین پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بمبئی گواہ شد محمود احمد عرفانی نزیل بمبئی۔

نمبر ۵۷۰۹ عبدالحی ولد بابو وزیر محمد صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ واقف زندگی تحریک جدید عمر ساڑھے بیس سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰-۱/۲۰ احسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت ایک کنال مشترکہ زمین دارالرحمت میں شہر سے بٹر کو جانیوالی سڑک کے کنارے پر واقع ہے زمین کی قیمت تقریباً نوسو روپیہ ہے۔ ابھی تک زمین کے حصہ کا فیصلہ نہیں ہوا۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں لیکن میرا گزارہ اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اسوقت مجھے دفتر تحریک جدید سے پندرہ روپے الاؤنس کی صورت میں ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد عبدالحی واقف زندگی۔ گواہ شد مرزا منور احمد واقف زندگی گواہ شد مشتاق احمد باجوہ واقف زندگی۔

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری عزیز احمد صاحب بی-اے ایل ایل بی سب جج بہادر درجہ دوئم منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر مقدمہ ۶۲۰ سال ۱۹۴۰ء

مسماۃ نور بیگم زوجہ رحمت جٹ ساکن حال برج گھنیاں تحصیل پھالیہ مدعیہ بنام

۱- رحمت ولد دوہایا جٹ سکنہ چک ۳۴۳ ضلع لائل پور تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ

۲- کرم داد ولد خواجہ جٹ سکنہ برج گھنیاں تحصیل پھالیہ مدعا علیہم

دعوے تنسیخ نکاح

بنام رحمت ولد دوہایا جٹ ساکن چک ۳۴۳ ضلع لائلپور تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی رحمت مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار بذا بنام رحمت مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر رحمت مذکور تاریخ ۷ نومبر ۱۹۴۰ء کو مقام منڈی بہاؤالدین حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۰ء کو ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۰ ر اکتوبر - خبر آتی ہے کہ سڈنی برانی میں اٹلی کی جو فوجیں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھی تھیں۔ ان میں سرگرمی پیدا ہو گئی ہے۔ کچھ موٹر سوار اطالوی دستوں نے آگے بڑھنے کی کوشش کی۔ مگر انہیں پیچھے ہٹا دیا گیا۔ لیبیا میں اطالوی پیدل فوج کا ایک ہلکا دستہ کچھ دور آگے بڑھ آیا۔ جسے انگریزی فوجوں نے پیچھے ہٹا دیا۔ انگریزی ہوائی جہاز اطالوی ہوائی اڈوں اور سامان کے ذخیروں پر حملے کر رہے ہیں۔

لنڈن ۲۰ ر اکتوبر - انگریزی ہوائی جہازوں کا زور جوں جوں بڑھتا جا رہا ہے۔ جرمنی کئی نئے انتظام کرنے پر مجبور ہو رہا ہے۔ خبر آئی ہے کہ برلن سے بیس ہزار بچے۔ پولینڈ۔ آسٹریا۔ چیکوسلواکیہ وغیرہ ممالک کو بھیجے جا رہے ہیں۔ اسی طرح بڑے بڑے کارخانوں کو وسطی جرمنی سے ہٹا کر ادھر ادھر کے علاقوں میں قائم کیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۲۰ ر اکتوبر - کل رات لنڈن پر جرمن ہوائی جہازوں نے زیادہ زور کا حملہ کیا۔ اور کئی بم گرائے۔ مگر بہت تھوڑے لوگ زخمی ہوئے۔ دشمن کے بمبار جہاز لورپول بھی پہنچے اور بم گرائے۔ مگر وہاں سے بھی زیادہ آدمیوں کے زخمی ہونے کی خبر نہیں ملی۔

لاہور ۱۸ ر اکتوبر - کنٹرولر پنجاب یونیورسٹی نے اعلان کیا ہے کہ غیر منظور شدہ سکولوں کے میٹریکولیشن کے طلباء کے داخلہ کی آخری تاریخ ۵ ر نومبر ۱۹۴۰ء تک رکھی گئی ہے۔ فارم داخلہ یونیورسٹی کے دفتر سے مل سکتے ہیں۔ غیر منظور شدہ سکولوں کو فارم داخلہ صرف اسی صورت میں مہیا کئے جائیں گے۔ جب کہ انہوں نے اپنے طلبا بھیجنے کی پہلے سنڈیکیٹ سے اجازت حاصل کر لی ہو۔

لنڈن ۱۱ ر اکتوبر - کل رات برطانیہ پر جو ہوائی حملہ ہوا تھا۔ یہ طویل ترین حملہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ حملہ شام ہوتے ہی شروع ہو گیا۔ اور پو پھٹنے تک جاری رہا۔ اگرچہ دیگر کئی اضلاع پر بھی بمباری کی گئی۔ لیکن لنڈن اور مڈلینڈ پر حملوں کا کافی زور رہا۔ لنڈن پر بہت سے بم پھینکے گئے۔ جن سے بہت سی عمارتوں کو نقصان پہنچا۔ برطانوی جہازوں پر دو مرتبہ حملہ کیا گیا۔ ایک جنگی جہاز پر تارپیڈو مارا گیا۔ جنوب مشرقی سکاٹ لینڈ پر بھی بمباری کی گئی۔ ایک شہر میں کچھ اشخاص ہلاک اور زخمی ہوئے۔ جرمن جہازوں کا بھی کافی نقصان ہوا۔

بخارسٹ ۱۹ ر اکتوبر - بوڈاپسٹ ریڈیو کا ایک اعلان مظہر ہے کہ جرمن فوجیں جن کے ہمراہ مشینی دستے اور شعلہ بار ٹینک بھی ہیں رومانیہ میں داخل ہیں۔ رومانیہ کے ہوائی اڈوں میں بڑی بڑی دور مار طیارہ شکن توپیں نصب کی جا رہی ہیں۔ جرمنی سے متعدد ہوائی جہاز بھی رومانیہ پہنچے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ جرمنی مشرق وسطی پر ہوائی حملوں کے لئے رومانیہ کے ہوائی اڈوں کو استعمال میں لائے گا۔

انقرہ ریڈیو کا بیان ہے کہ جرمن فوجی افسروں کا ایک مشن بلغاریہ پہنچا ہے جس کی زیر نگرانی فوجیں بلغاریہ پہنچ چکی ہیں۔ ترکی کی سرحد کے ساتھ ساتھ مورچے قائم کر رہی ہیں۔ جرمن فوجوں کی اس نقل و حرکت سے ترکی میں تشویش کی ہر دوڑ گئی ہے۔ اور ترکی سرحد پر حفاظتی استحکامات کئے جا رہے ہیں۔

نیویارک ۱۹ ر اکتوبر - کیلیفورنیا کے تیل کے چشموں میں ۱۸۰ ایکڑ کے رقبہ میں زبردست آتشزدگی رونما ہوئی۔ تیل کے چشموں کو کافی نقصان پہنچا ہے متعدد آدمی ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں۔

لنڈن ۱۹ ر اکتوبر - جاپانی ہوائی جہازوں نے ہند چینی کے ہوائی اڈوں سے برما روڈ کے چینی حصہ پر بمباری شروع کر دی ہے۔ ایک جاپانی افسر کا بیان ہے کہ اس بمباری میں جاپانی ہوائی جہازوں نے کافی تعداد میں حصہ لیا اور انہیں شاندار کامیابی حاصل ہوئی۔ سڑک ٹریفک کے لئے ناکارہ ہو گئی ہے۔ چینی ذرائع سے نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ ۵۰۰ لاریاں جو آج فوجی سامان لے کر لاشیو سے روانہ ہوئیں۔ آمدہ اطلاعات مظہر ہے کہ ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

لنڈن ۱۹ ر اکتوبر - مسٹر آرتھر گرین وڈ نے جو جنوب مشرقی انگلستان کا دورہ کر رہے ہیں۔ اعلان کیا ہے۔ کہ برطانوی ہوائی جہازوں نے مغربی جرمنی اور علاقہ روہر کو جو نقصان پہنچایا ہے۔ جرمن ہوائی جہاز برطانیہ کو اس کے مقابلہ میں زیادہ نقصان نہیں پہنچا سکے۔ نیز کہا جرمنوں نے لنڈن میں جو تباہی مچائی ہے۔ برلن میں اس سے دگنی تباہی مچائی جائے گی۔

لنڈن ۲۰ ر اکتوبر - کل رات انگریزی بمبار جہازوں نے جرمنی اور شمالی ہالینڈ پر چھاپے مارے۔ موسم چونکہ خراب تھا۔ اس لئے زیادہ زور کے حملے نہ کئے گئے۔ کل رات جرمن اندھا دھند بغیر نشانوں کے بم پھینکتے رہے۔ کیونکہ آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے۔ اور جرمن جہاز بادلوں کے اوپر اڑ رہے تھے۔ یہ حملہ لنڈن مڈلینڈ اور جنوبی علاقوں پر تھا۔

لنڈن ۲۰ ر اکتوبر - بلگریڈ کی خبروں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ یوگوسلاویہ کی گورنمنٹ نے جرمنی سے ایک اور تجارتی معاہدہ کیا ہے۔ جس میں جرمنی نے صرف یہ وعدہ کیا ہے۔ کہ نرخ مقرر کرتے وقت یوگوسلاویہ کا خیال رکھا جائے گا۔ اس طرح بلغاریہ اقتصادی اور سیاسی معاملات میں جرمنی کا غلام بن جائے گا۔

لنڈن ۲۰ ر اکتوبر - یہ بات ظاہر ہو رہی ہے۔ کہ اٹلی اور جرمنی۔ ترکی اور یونان پر باہر سے بھی دباؤ ڈال رہے ہیں۔ اور اندرونی منصوبے بھی کر رہے ہیں۔ بلغاریہ سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ اسے یونان میں فائدہ پہنچایا جائے گا۔ اگر یونان پر حملہ کیا گیا۔ تو برطانوی بیڑا موثر کارروائی کرے گا۔ یونان پر حملہ ہونے کی صورت میں انگریزی ہوائی جہاز یونان کے ہوائی اڈوں کو اپنے کام میں لا سکیں گے۔

لنڈن ۲۰ ر اکتوبر - خبر آتی ہے کہ ترکی سے جرمنی اور اٹلی نے کہا ہے کہ اگر ہماری تجاویز کامیاب کر دی جائیں تو سیریا اسے دیدیا جائے گا۔

بمبئی ۲۰ ر اکتوبر - خیال ہے۔ بمبئی میں جو طوفان آیا اس سے تین چار سو آدمی مر گئے۔ اور نقصان کا اندازہ پچاس لاکھ روپیہ تک کا ہے۔ ٹائمز آف انڈیا نے طوفان فنڈ کھولا جس میں ۲۵ ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے۔ آندھی سے پھلوں اور ناریلوں کے باغ تباہ ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۲۰ ر اکتوبر - آج دور مار توپوں کے ذریعہ فرانس کے کنارے کے جرمن مورچوں پر پر زور گولہ باری کی جا رہی ہے۔ چونکہ بادل چھائے ہوئے تھے۔ اس لئے یہ نہ دیکھا جا سکا۔ کہ کتنا نقصان ہوا۔

لنڈن ۲۰ ر اکتوبر - ترکی بلغاریہ کی سرحد پر فوجیں جمع کر رہا ہے۔ تاکہ ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کیا جائے۔

لنڈن ۲۰ ر اکتوبر - امریکہ اور برطانیہ کی بستیاں ایسے ہوائی جہاز تیار کر رہی ہیں۔ جو افریقہ کے گرم ملک میں کام دے سکیں۔

جبل پور ۲۰ ر اکتوبر - آج جبل پور اور اٹارسی کے درمیان ایک مال گاڑی پٹڑی سے اتر گئی۔ جس سے گاڑیوں کی آمد و رفت کچھ عرصہ کے لئے بند ہو گئی اس حادثہ سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

دہلی ۲۰ ر اکتوبر - گورنر جنرل باجلاس کونسل نے والنٹیر عورتوں کی بھرتی کا قانون پاس کر دیا ہے۔ جنہیں ضرورت کے وقت نرسوں کا ہاتھ بٹانے کے لئے بلایا جا سکے گا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah